ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ (ملتان)

مصافحہ

تم نے امریکہ سے مصافحہ کیا ہے؟
جو جفا جُو اور کینہ پرور ہے
جس کی سفاکی اور درندگی کا افغانستان ابھی ابھی صیدِ زبوں بنا ہے
جس کے کوہساروں پر
آبادیوں پر
وادیوں پر اُس نے آگ برسائی ہے
لیکن تم شاداں وفرحاں ہو
تم پھولے نہیں سماتے
کہ تم نے اُس سے مصافحہ کیا ہے
لیکن تم جانتے ہو ایسے مصافحوں کا انجام؟
تمہارا ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہے
تم اس کے رحم وکرم پر ہو
وہ تمہارے ہاتھ کو جھٹک سکتا ہے
وہ تمہارے ہاتھ کو دبا سکتا ہے
وہ تمہارے ہاتھ کو توڑ سکتا ہے

وجہ؟
اُس کا ہاتھ زبردست ہے اور تم زیردست ہو
تو پھر
شدید جھٹکوں کا انتظار کیوں ہے؟
کیوں اس لمحے کی آہٹ سُن نہیں رہے ہو!
کیا اُس وقت جاگو گے جب تم لہولہان ہو جاؤ گے
اور تمہاری ہڈیاں چیخ جائیں گی

پروفیسر خالد شبیر احمد

غزل

اہلِ ہنر ہیں اب کہاں ، شوقِ ہنر گیا
ذوقِ نظر کے ساتھ ہی حسنِ نظر گیا
آنکھوں سے دل میں آ کے جو جاں تک اتر گیا
ہر موئے تن کو میرے وہ روشن سا کر گیا
آیا تھا تیرے شہر میں اک آرزو لیے
لوٹا ، تو حسرتوں کے ساتھ اپنے گھر گیا
کس کیلئے فضا میں ہے ماتم سا یہ بپا
دشتِ طلب میں کون یہ بے موت مرگیا
سینے میں اُس کے دل تھا کہ پتھر رکھا ہوا
حرفِ تمنا جس پہ لکھا بے اثر گیا
اب میں ہوں ،کوئے یار ہے ، یادوں کا سلسلہ
ترسے ہے جس کو جی میرا ، جانے کدھر گیا
رختِ بدن میں درد کی اک آگ تھی لگی
میں رزم گاہِ شوق میں جاں سے گزر گیا
وہ قتل گاہِ زیست میں بھی تھا وفا شعار
راہِ وفا کو چاند کی کرنوں سے بھر گیا
مجھ پر وہ خدو خال میرے کر گیا عیاں
اک شخص میرے ہاتھ پہ آئینہ دھر گیا
حیرت میں ڈوبے سب فرشتے دیکھتے رہے
انساں تصورات کی حد پار کر گیا
بے کل سا ہو کے رہ گیا خالدؔ میں کس لئے
جادو سا تن بدن میں میرے کون بھر گیا